بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی مکتب ! قوم کی موجودہ پستی کا واحد علاج

موجودہ دور میں مسلمانوں کی پستی کا ذمہ دار دوسروں کو ٹھہرا کر خود کو بے قصور ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کو مٹانے کی ناپاک سازشیں دور حاضر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ روز اول سے ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ دشمنان اسلام سے دین کو اتنا خطرہ نہیں ہے جتنا دین کے تئیں ہماری بے توجہی اور بے حسی سے ہے۔ صحابہ کرام کے دلوں میں اللہ کا خوف اور رسول اللہ ﷺ کی بے پناہ محبتیں تھیں جن کی وجہ سے وہ اللہ کے احکام اور رسول اللہ کی سنتوں کے مطابق اپنی زندگی گزارنے میں فخر محسوس کرتے تھے اور دشمنان دین کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمہ وقت اپنی جانوں اور مالوں کی قربانی دینے کو تیار رہتے تھے اور دین کی حفاظت اور اس کی اشاعت میں دن رات کوشاں رہتے تھے لیکن ہم دنیا کے چکا چوندھ میں الجھ کر دین سے اتنے دور ہو گئے کہ دین خود ہمارے ہاتھوں پامال ہوتا جا رہا ہے۔

اللہ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کے علاوہ دوسرا کوئی متبادل نہیں جس سے اسلام کی بقا اور مسلمانوں کے مسائل کا حل ممکن ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ دشمنان دین ہمیں اسلامی تعلیمات اور اس کے طور طریقے سے دور کرنے کے نت نئے راستے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ وقت کی نزاکت کو سمجھنے والے ہر شخص کو، اسلامی تعلیمات کی شعاؤں میں ہی مسلمانوں کے مسائل کا حل دکھ رہا ہے۔ اے اللہ سے ڈرنے اور رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنے والو! اپنے اپنے گھروں میں چند بچوں کی دینی تعلیم کا نظم کرو۔ ان بدحالی میں زندگی گزارنے والوں کی قیمت کو پہچانوں۔ یہ اُس نبی کی امت ہیں جن کے نام پر مر مٹنے کو مومن اپنی شان سمجھتا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی حیثیت کے مطابق اگر تعلیم کے مراکز کے قیام میں حصہ نہیں لے گا تو قوم کو بدحالی سے نکالنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ اب وقت آ چکا ہے کہ ہر محبّ رسول اپنی تعلیمی ومعاشی حیثیت کے مطابق فکر کے ساتھ اس مشن سے جڑ کر قوم کے تئیں اپنی وفاداری اور محبت رسول کا ثبوت پیش کرے۔

قوم کو دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ عصری تعلیم کی بھی اشد ضرورت ہے، لیکن دینی تعلیم کی اہمیت اس لئے زیادہ ہے کیوں کہ اس کی حصولیابی سے بچوں کا شعور جاگ اٹھتا ہے جس سے عصری تعلیم کی حصولیابی کی ذمہ داری بھی اس کے اندر بڑھ جاتی ہے اور عصری تعلیم کے تاریک پہلو سے بھی بچنا آسان ہو جاتا ہے۔ عصری تعلم کے سرکاری اور غیر سرکاری مراکز تو بے شمار ہیں لیکن دینی تعلیم کے مراکز کی بہت کمی ہے۔ اس کے علاوہ مدارس میں جہاں بیرونی بچوں کی تعلیم کا نظم ہے وہاں تو کسی صورت پڑھائی کی ترتیب درست ہے لیکن جہاں مقامی بچوں کے مکاتب ہیں ان میں تعلیمی معیار کس حد تک گرا ہوا ہے اس کا اندازہ استاد کو، بچوں کو اور والدین کو بھی اچھی طرح ہوگا۔ جب کہ مدارس میں پڑھنے والے بیرونی بچوں کے مقابلے مکاتب میں پڑھنے والے مقامی بچوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے لیکن افسوس صد افسوس کہ یہی بچے سب سے زیادہ بے توجہی کے شکار ہو رہے ہیں۔ آج ہماری لاپروائی اور بے حسی قوم کے زوال کی بڑی وجہ بن کر ہمارے سامنے کھڑی ہے۔ قوم کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس دل میں جگاتے ہوئے 'دینی مکتب' کے ذمہ داران نے پورے ملک، شہر شہر اور گاؤں گاؤں میں 'دینی مکتب' کے مراکز کے قیام کا عزم کیا ہے جس سے قوم کو بدحالی سے نکال کر اس کے حقیقی منصب کے خواب کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔ اللہ ہماری کاوشوں کو قبول کرے، اس نظام کو تمام فتنوں سے محفوظ رکھے اور اسے قوم کی بدحالی دور کرنے کا ذریعہ بنائے۔ آمین